Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 19-اگست 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 187 | سوموار 3 ربیع الثانی۔ 1417ھ 19 ظہور 1375ہش 19 اگست 1996ء

صاحب ایمان بزدل نہیں ہوتا

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکو کار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ (صاحب ایمان) کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے۔ اور کوئی نہیں (صاحب ایمان) کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے گو کیسا کہ گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قوت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری، بدکاری، قمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمان اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 383)

اپنی زندگی کے ہر کام میں خدا کی طرف جھکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ مولا بس۔ کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے اور خدا سے ہی سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکتے اور جنہوں نے ہزاروں بت اپنے صحن سینہ میں یا اپنے ماحول میں بنا رکھے ہیں حقیقی کامیابیاں انہیں نصیب نہیں ہوتیں اس لئے وہ جو کائنات کی بنیادی حقیقت ہے اس بنیادی حقیقت سے ایک حقیقی تعلق قائم ہو جانا ضروری ہے انسان کی زندگی میں۔ اگر وہ خدا کی نگاہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے (-) میں فرمایا:۔ (-) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ دعا کرو مجھ سے (-) میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اگر وہ شرائط کے ساتھ ہو۔ کلام الٰہی نے دوسری جگہ شرائط بیان کی ہیں (-) جو انسانوں میں سے میری عبادت تکبر کے نتیجہ میں نہیں کرتے یا یوں کہنا چاہئے کہ تکبر کی وجہ سے میری عبادت کا حق ادا نہیں کرتے۔ (-) وہ رسوا کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کے اندر ان کو ڈالا جائے گا۔

یہاں حکم دیا گیا ہے دعا کا (-) تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے ہمیشہ دعا کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے مجھ سے مدد مانگو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر برائی سے بچنے کے لئے میرے فضل کی تلاش کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے حفاظت چاہتے ہو تو دعاؤں کے ذریعہ میری پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہو، حقیقی ترقی ایسی ترقی جس میں کوئی گندگی شامل نہ ہو تو میری طرف رجوع کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اپنی زندگی کے ہر کام میں میری طرف متوجہ ہو۔ میرے سامنے جھکو۔ مجھ سے مانگو جو شرائط دعا ہیں ان کو پورا کرو۔ (-) میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا اور جو تم مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا اور اگر انسانوں میں سے کوئی میرے اس حکم کو مانے گا نہیں اور باوجود اس کے کہ میں نے کہا (-) مجھ سے مانگو اور مجھ سے چاہو۔ باوجود اس کے غیر اللہ کی طرف منہ پھیریں گے غیر اللہ پر امیدیں رکھیں گے کامل توکل مجھ پر نہیں ہو گا۔ بھروسہ ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری کمزور طاقتوں اور لاشئی محض پر ہو گا۔ سفارشوں پر۔ رشوتوں پر لوٹ مار پر ہزار قسم کے عیوب ہیں۔ جن کو بعض بیوقوف ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے منہ موڑتا ہے وہ متکبر اور ذریت شیطان ہے۔

(از خطبہ 19۔ اکتوبر 1979ء)

نکاح

○ محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کینیڈا سے تحریر فرماتی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت و عنایت بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا 22۔ جولائی 1996ء کو مجلس عرفان کے اختتام پر عزیزہ منصورہ بشریٰ بنت مکرم چوہدری عبدالباری صاحب (سیکرٹری مال کیلگری) کا نکاح عزیز عطاء القادر صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب کوپن ہیگن ڈنمارک کے ساتھ پانچ ہزار امریکن ڈالر پر پڑھا۔

عزیزہ منصورہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب (وفات یافتہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نواسی ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بہت بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میجر (ر) چوہدری غلام احمد صاحب 101 ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 10- اگست 1996ء کو بعمر 85 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ آپ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب (شیزان) کے بہنوئی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ریاض احمد صاحب ولد میاں بشیر احمد بھٹی صاحب کوٹ حیات ڈاک خانہ منڈی فیض آباد تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ مورخہ 96-8-6 کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بعمر 38 سال وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم فیروز الدین کشمیری صاحب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ان کی ٹانگ کا اپریشن متوقع ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19- ظہور 1375 ھش 19 - اگست 1996ء

اللہ تعالیٰ کا شکر

انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے اس بات کا امکان ہے کہ ان میں سے کوئی چیز اس کے پاس نہ رہے بلکہ یہ بھی امکان ہے کہ اس سے ساری چیزیں چھینی جائیں۔ اس کی آنکھیں ہیں۔ اس کے کان ہیں اس کی ناک ہے۔ اس کے ہاتھ ہیں۔ اس کے پاؤں ہیں یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ اس کے پاس ہیں تو اسے اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے یہ چیزیں مجھے دی ہوئی ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ ان چیزوں کے متعلق جب یہ سوچتا ہے کہ یہ تو سب کے پاس ہیں تو اسے یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہیں تو سب کے پاس لیکن اگر اس سے ان میں سے کوئی چیز چھن جائے تو اس کیا حال ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ خواہ کسی بھی چیز کا نام لیں۔ کسی بات کی طرف بھی اشارہ کریں۔ سوچنے پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ چیز ہے تو ہے۔ اور اگر نہ ہو تو زندگی میں ایک خلاء آجائے۔ گویا کہ اس کا ہونا اور نہ ہونا اس کے اپنے اختیار میں بھی نہیں ہے اور اس نے خود ہی کہیں سے یہ چیزیں حاصل بھی نہیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں۔ اور اسے چاہئے کہ وہ ان سب چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اگر انسان کی آنکھیں ہی خدانخواستہ جاتی رہیں اس کی بینائی ختم ہو جائے تو اس کی زندگی میں کتنا بڑا خلاء آجائے گا۔ لیکن جب آنکھیں ہیں اس وقت اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ جس نے اسے یہ آنکھیں دی ہیں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اسی طرح باقی جسم کے اعضاء اور دیگر چیزیں جو اس کے پاس ہیں اس کا گھربار ہے۔ اس کے ماں باپ ہیں۔ اس کے بچے ہیں۔ اس کے رشتہ دار ہیں۔ اس کی ملازمت ہے اس کی تجارت ہے۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ جب پاس ہوتی ہیں تو انسان کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ اس پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اسے یہ چیزیں ملی ہوئی ہیں۔ اور جب ان میں سے کوئی چیز کھوئی جاتی ہے کسی چیز سے وہ محروم ہو جاتا ہے تو پھر واویلا کرنے لگتا ہے۔

اس ساری بات کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہر چیز کے لئے اور ہر قدم پر اور ہر لحہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ سب چیزیں ہمیں اسی نے عطا کی ہیں۔ اور ان چیزوں کا عطا کرنا اس کا احسان ہے۔ اگر وہ ان میں سے کوئی چیز عطا نہ کرتا ہم چھین کر تو نہیں لے سکتے تھے۔ اگر عطا کرنے کے بعد ان میں سے کوئی چیز واپس لے لے تو وہ بھی ہم اس سے لے نہیں سکتے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے یہ سب کچھ ہمیں دیا ہوا ہے۔ پس اس احسان کی وجہ سے اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ ہم جن حالات میں سے بھی گزرتے ہیں ہمارے ساتھ جو واقعات پیش آتے ہیں۔ ان سب باتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اس کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ضرورت پڑے تو اپنے دل میں ان جذبات کو زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ جو ہمارے اردگرد ہو رہا ہے اور وہ سب کچھ جو ہمیں ملا ہوا ہے۔ ہم اس پر غور ہی نہیں کرتے۔ ہر بات پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر انسان اپنے اعضاء میں سے کسی ایک عضو کو لے کر غور کرنے لگے مثلاً ہاتھوں ہی کو۔ ہاتھ ہیں تو اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے ہاتھ نہ ہوں تو وہ کس کس بات سے محروم ہو جائے گا۔ انسان صبح سے شام تک یہ بات سوچتا رہے تو اس کی سوچ ختم نہیں ہو سکتی۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ پر اپنے ماحول پر غور کریں اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکیں۔ اور یاد کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں۔ اور شکر کا ایک ذریعہ یہ ہے بلکہ سب سے اہم ذریعہ یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کو صحیح طریق پر استعمال کریں۔ ہماری آنکھیں غلط چیزیں نہ دیکھیں ہمارے کان غلط باتیں نہ سنیں۔ ہماری ناک غلط چیزیں نہ سونگھیں۔ ہمارے پاؤں ہمیں غلط جگہوں پر نہ لے جائیں۔ ہمارے ہاتھ کوئی غلط کام نہ کریں۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دین ہونے کی وجہ سے اسی کی رضا کے مطابق استعمال کی جائے۔ اگر ہم اسی کی رضا کے مطابق ان چیزوں کو استعمال کریں گے تو یہ حقیقی طور پر شکریہ ادا کرنے والی بات ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بات جب آتی ہے زیر گفتگو
اختلاف رائے کا امکان ہے
"بیوقوفی" کہہ دیا اک شخص نے
دوسرا کہتا ہے "سچ کی جان" ہے

ابوالاقبال

میں تو مہمان ہی رہا تا عمر
میزبانوں کی خیر مانگتا ہوں

اپنے سر کی سلامتی کے لئے
آستانوں کی خیر مانگتا ہوں

میری ہر بات کا ہوا چرچا
رازدانوں کی خیر مانگتا ہوں

اس زمیں کا سلوک دیکھ کے میں
آسمانوں کی خیر مانگتا ہوں

دشمنوں سے ملا رہے ہیں ہاتھ
مہربانوں کی خیر مانگتا ہوں

تیر جب بھی لگا نشانے پر
میں کمانوں کی خیر مانگتا ہوں

سازو ساماں کی ہے بہت بہتات
سب جہانوں کی خیر مانگتا ہوں

رابطہ ہے مرا مکینوں سے
اور مکانوں کی خیر مانگتا ہوں

دوست جب سے بنا بشیر احمد
سب پٹھانوں کی خیر مانگتا ہوں

جن سے محروم ہے نسیم کی ذات
ان خزانوں کی خیر مانگتا ہوں

نسیم سیفی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں... نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت نہیں پیدا کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ لکھواتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں"۔

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ وصیت نمبر 13635 بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے 1953ء میں مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو ان کے مکمل ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ سنور میں قریباً 1882ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے دادا کے ایک دوست حضرت حافظ شیر محمد صاحب نے قدرت اللہ نام رکھا آپ کے والد صاحب حضرت محمد موسیٰ صاحب نے ان کا نام غلام مصطفیٰ رکھا مگر حافظ شیر محمد صاحب نے جو نام رکھا تھا وہی مشہور ہو گیا۔ مولوی قدرت اللہ صاحب کو حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری سے خاص محبت تھی۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے بارے میں ایک مرتبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کی طرف اشارہ فرما کر حضرت سید فضل شاہ صاحب سے فرمایا کیا آپ نے یہ مصرعہ سنا ہے کہ "قدیمان خود را بیفزائی قدر" یہ آپ سے بھی قدیمی ہیں جب کوئی بھی ہمارے پاس نہیں آتا تھا۔ تب بھی یہ ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کو بھی مولوی قدرت اللہ صاحب سے خاص محبت تھی چنانچہ اس تعلق قربت کی وجہ سے اور ننھیال کے بعض رشتوں کی وجہ سے آپ حضرت مولوی صاحب سنوری کو چچا صاحب کہا کرتے تھے۔ آپ نے بٹھنڈہ سے نقشہ نویسی کی تعلیم حاصل کی تھی جس کے بعد ریاست پٹیالہ میں ملازمت کرتے رہے تھے۔

1915ء میں حضرت امام الثانی کے ارشاد پر آپ نے چھبیس بلند پایہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غیر مطبوعہ روایات اپنے الفاظ میں قلمبند کرنے کے بعد کتابی شکل میں شائع کرائیں۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک کتاب "تجلی قدرت" کے نام سے شائع کرائی جس میں روایات اور اپنی مختصر سوانح حیات تحریر فرمائی۔ یہ مضمون آپ کی ہر دو کتب کے علاوہ "ضمیمہ تجلی قدرت" مولفہ و مرتبہ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری سے مرتب کیا گیا ہے۔

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری جن کا شمار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین رفقاء میں ہوتا ہے کو کسی پیر کی بیعت کرنے کا شوق تھا۔ چنانچہ 1880ء میں ان کے ماموں حضرت مولوی محمد یوسف صاحب نے اپنے بھانجہ کو یہ بتایا کہ قادیان جاؤ سال بھر کی کوشش کے بعد انہیں پتہ چلا کہ لدھیانہ سے تین میل کے فاصلہ پر قادیان ایک گاؤں ہے چنانچہ وہ وہاں تشریف لے گئے لیکن وہاں انہیں کوئی نیک آدمی نہ ملا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولوی محمد یوسف صاحب نے آریوں کے خلاف ایک مضمون پڑھا اور بتایا یہ مضمون مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا ہے اور وہ قادیان ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری قادیان کا پتہ دریافت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست کی کہ وہ ان کی بیعت لیں۔ لیکن آپ نے فرمایا میں بیعت تو نہیں لیتا (ابھی بیعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا) آپ بشرط فرصت یہاں آکر مجھے ملا کریں آپ نے مزید فرمایا کہ میں لدھیانہ اور انبالہ بھی جایا کرتا ہوں وہاں بھی آپ مل سکتے ہیں تو میں بھی آپ کو دوست سمجھ کر آپ کے قصبہ سنور آیا کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اپنے وعدہ کا ایفا فرمایا اور قریباً 1884ء میں انبالہ سے پٹیالہ پہنچے اور وہاں سے وزیر محمد حسن خان صاحب کی بگھی میں آپ سنور تشریف لے گئے۔ چونکہ آپ کی آمد کی اطلاع پہلے سے تھی اس لئے بہت سے لوگ قصبہ کے باہر جمع ہو گئے۔ جب آپ نے وہاں مجمع دیکھا تو آپ نے بگھی کی کھڑکی کھولی دی اور اندر بیٹھے ہوئے ہی یہ فرمایا کہ میاں عبداللہ کے مکان میں اس قدر احباب کو جانے کی دقت ہو گی اس لئے احباب یہیں مصافحہ کر لیں۔ مولوی قدرت اللہ صاحب جن کی عمر اس وقت دو سال کے قریب تھی کو ان کے والد حضرت محمد موسیٰ صاحب نے اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا اور وہ کھڑکی کے آگے کھڑے تھے۔ جب حضرت صاحب نے مصافحہ کے لئے اپنا دست مبارک بڑھایا تو ننھے قدرت اللہ نے یہ سمجھا کہ اسے لینے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہیں اور وہ بچہ حضرت صاحب کی طرف جھکا حضرت صاحب نے اس بچہ کو اپنے ہاتھ سے تھام لیا مصافحہ کرنے کے بعد اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا آؤ میاں پہلے تم سے مصافحہ کر لیں اس کے بعد آپ نے سب سے مصافحہ کیا اور مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ کھانا تناول کرنے کے بعد حضرت صاحب پیڑھی پر تشریف فرما تھے کہ مولوی عبداللہ صاحب سنوری کے بیٹے رحمت اللہ کو ان کی گود میں دے دیا گیا جس کو گود میں لے کر آپ نے پیار کیا بعد میں ننھے قدرت اللہ کو بھی حضرت صاحب کی گود میں دیا گیا اور آپ نے پیار کرنے کے بعد دعا کی۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب نے 1898ء میں بذریعہ خط بیعت کی کچھ عرصہ کے بعد ان کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جسے انہوں نے دعوت الی اللہ دینا شروع کر دی تو دوران گفتگو اس شخص نے کہا "دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" آپ نے مرزا صاحب کو دیکھا ہے نہیں؟ کیا یونہی بیعت کر لی ہے؟ مولوی صاحب نے اس شخص کو تو جواب دے دیا مگر ان کے دل میں یہ بات چبھ گئی۔ چنانچہ اسی روز بٹھنڈہ سے گاڑی میں سوار ہو کر براستہ امرتسر قادیان پہنچ گئے۔ بیت مبارک میں ظہر کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب نے دستی بیعت کر لی یہ 1898ء کے آخر کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ کو دعوت الی اللہ دی چنانچہ انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ پھر انہوں نے اپنے دادا جن کی اس وقت عمر قریباً سو سال تھی مگر ان کے قویٰ صحیح سالم تھے کو دعوت الی اللہ دی تو انہوں نے مشروط بیعت کر لی۔ آپ اپنے والد صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہتے اور دعوت الی اللہ بھی آخر آپ کے والد صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ دستی بیعت کرنے کے بعد آپ اکثر قادیان جاتے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک صحبت سے فیض حاصل کرتے۔

آپ کی پہلی شادی آپ کی ماموں زاد سے ہوئی لیکن شادی کے چار سال بعد ان کی اہلیہ فوت ہو گئیں آپ کی دوسری شادی حضرت چوہدری کریم بخش صاحب جو اولین رفقاء میں سے تھے کی بیٹی سے ہوئی۔ چوہدری کریم بخش صاحب موضع رائے پور ریاست نابھہ کے نمبردار تھے۔ اس شادی کے بعد ان کی اہلیہ بیمار ہو گئیں۔ آپ نے حکیم عبدالغفور صاحب جو حکیم اجمل خان کے شاگرد تھے ان کو گھر بلا کر دکھایا انہوں نے دوا تو تجویز کر دی اور یہ بھی کہا انہیں آرام آجائے گا لیکن ان کے ہاں اولاد نہیں ہو گی۔ پھر انہوں نے سردار نرائن سنگھ اسسٹنٹ سرجن جو مولوی صاحب کے کلاس فیلو تھے کو بھی دکھایا انہوں نے بھی بعد معائنہ یہی کہا کہ اولاد نہیں ہو گی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم جنہوں نے جماعت سے علیحدگی حاصل کر لی تھی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے خط میں یہ لکھا تھا کہ آپ میرا مقابلہ کریں اور اپنے خط میں یہ بھی لکھ دیا کہ قدرت اللہ کے لئے بے شک دعا کریں اس کے اولاد نہیں ہو گی۔ اس پر مولوی صاحب کو فکر ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے تمام حالات ایک خط میں لکھ کر اپنے خسر حضرت چوہدری کریم بخش کے ہاتھوں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں بھجوایا اور اپنی اہلیہ کو بھی اپنے والد کے ہمراہ قادیان بھجوا دیا۔ حضرت صاحب نے وہ خط دیکھ کر ان کی بیوی سے دریافت فرمایا کہ تمہارے میاں ڈاکٹر ہیں یا حکیم ہیں جس پر ان کی بیوی نے عرض کیا وہ ڈاکٹر حکیم تو نہیں ہیں لیکن ڈاکٹر حکیم ان سے ایسا کہتے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ کوئی بیمار نہیں ہے ہم دعا کریں گے پھر فرمایا ان کو میری طرف سے خط لکھ دو کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری اس قدر اولاد ہو گی کہ تم سنبھال نہ سکو گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کو 14 بچے عطا کئے۔ جن میں سے پانچ کو وہ سنبھال نہ سکے انہیں خدا نے سنبھال لیا باقی چار بیٹے اور 5 لڑکیاں خدا کے فضل سے زندہ رہے اور بڑھے پھولے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی اس رنگ میں توفیق بخشی کہ چونکہ آپ لمبے عرصہ تک ریاست پٹیالہ میں سکھ رؤساء کی جائیداد اور باغات کے مینجر اور نگران رہے تھے اس لئے آپ کے تجربے اور قابلیت کو دیکھ کر حضرت امام الثانی نے 1935ء میں سندھ میں زمین خرید کر ناصر اسٹیٹ کا سب سے پہلے مینجر مقرر فرمایا اس وقت اس علاقہ کا نام ویرا سر تھا اس وقت ذرائع آمد و رفت بہت محدود تھے اور وہاں پر نہ رہائش کے لئے مکان تھے نہ پینے کو صاف پانی اور نہ ہی ضروریات زندگی کی چیزیں آسانی سے میسر تھیں۔ زہریلے سانپ اور زہریلے جانور پائے جاتے تھے۔ زمین ناہموار اور جھاڑیوں سے پر تھیں الغرض قسم قسم کی مشکلات تھیں لوگوں کی زبان سے ناواقفیت۔ تہذیب و تمدن کا نمایاں فرق تن تنہا سالہا سال تک آپ ان نامساعد حالات میں بغیر کسی تکلیف کے اظہار کے خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ نے 1947ء تک یہ خدمت سرانجام دی چونکہ اب آپ عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے تھے (65 سال) کہ محنت مشقت برداشت نہیں کر سکتے تھے آپ حضرت امام جماعت الثانی سے اجازت لے کر پنجاب تشریف لے آئے۔ مجلس شوریٰ 1956ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا "ناصر آباد میں میری زمینوں پر ایک دوست منشی قدرت اللہ صاحب سنوری مینجر تھے ایک دفعہ ہم زمین دیکھنے گئے چونکہ سندھ میں صدر انجمن احمدیہ کی زمین تھی اس لئے میرے ساتھ چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے وہاں ان دنوں گھوڑے کم ملتے تھے انہوں نے میرے لئے تو گھوڑا کسی سے مانگ لیا تھا اور دوسرے ساتھی میرے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ منشی قدرت اللہ صاحب نے باتوں باتوں میں بتایا کہ انہیں اس قدر آمد کی امید ہے اس پر چوہدری صاحب اور مرزا بشیر احمد صاحب نے اس خیال سے کہ منشی قدرت اللہ صاحب کو ان کی باتوں کا علم ہو کر تکلیف نہ ہو آپس میں انگریزی میں باتیں کرنی شروع کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ شخص گپ ہانک رہا ہے اتنی فصل کبھی نہیں ہو سکتی ان کا یہ خیال تھا کہ منشی قدرت اللہ صاحب سنوری انگریزی نہیں جانتے مگر دراصل وہ اتنی انگریزی جانتے تھے کہ ان کی باتوں کو خوب سمجھ سکیں مگر وہ خاموشی سے ان کی باتوں کو سنتے رہے جب انہوں نے باتیں ختم کر لیں تو منشی صاحب کہنے لگے آپ لوگ خواہ کچھ خیال کریں دیکھ لینا میری فصل اس سے بھی زیادہ نکلے گی جو میں نے بتائی ہے آپ کو کیا علم ہے میں نے ہر کھیت کے کونوں پر سجدے کئے ہوئے ہیں اور یہ فصل میری محنت کے نتیجے میں نہیں بلکہ میرے سجدوں کی وجہ سے ہو گی میں نے ہر کونہ پر دو دو رکعت عبادت پڑھی ہے اور چار چار سجدے کئے ہیں اس پر ان دونوں کا رنگ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار فاروق کے فرائض

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے ساتھ) نے ذیل کے نصائح فاروق کے لئے اپنے دست مبارک سے رقم فرما کر عطا فرمائے۔ عاجز ایڈیٹر فاروق خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ القادر اپنے فضل سے مجھے ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کر فاروق کو اسم بامسمّیٰ بنائے۔ آمین (ایڈیٹر فاروق)

دعا سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ فاروق کے اجراء میں آپ کی مدد فرمائے اور اس کے چلانے میں آپ کی تائید فرمائے۔ آمین (-)

نصیحت اس کے بعد میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس نام کی طرف جو آپ نے اپنے اخبار کے لئے پسند کیا ہے متوجہ رہیں اور اسے اپنے ذہن سے کبھی نہ اترنے دیں..... نام آسمان سے اترتے ہیں یعنی جو مفہوم کسی کے نام سے ادا ہوتا ہے اسی کے مطابق اس کے افعال ہوتے ہیں یہ بات دنیا کے تجربہ سے کہاں تک درست ثابت ہوتی ہے اس سے مجھے اس وقت غرض نہیں لیکن یہ قول ایک رنگ میں ضرور پورا ہو رہا ہے یعنی مختلف اشیاء کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں کہ جن سے ان کا آئندہ کام بتانا مقصود ہوتا ہے اور پھر اس نام کے مفہوم کی پیروی کی جاتی ہے"

نام مطابق کام یورپ تو اس نکتہ کا ایسا شیدا ہے کہ وہاں ہر ایک دکان کا کچھ نام رکھا جاتا ہے اور اکثر کوشش کی جاتی ہے کہ اس نام میں ہی اس دوکان کا کام بھی بیان ہو جائے اور یہ کبھی نہ ہوگا کہ ایک دوکان کے نام میں تو یہ ظاہر کیا جائے کہ اس میں جوتیوں کی تجارت ہوتی ہے اور درحقیقت وہاں ٹوپیوں کی تجارت ہوتی ہو غرض نام کام بتانے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور ان ناموں کی پابندی کی جاتی ہے اور جب کسی دوکان کا کام بدلنا ہوتا ہے تو پہلے اس کا نام بدلتے ہیں۔

کام خلاف نام لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جہاں انسانوں میں اس بات کا خیال ہے کہ وہ اپنی دوکان یا اپنے کارخانہ کے نام کے مطابق اپنے کاموں کو رکھتے ہیں وہاں اپنے ناموں کے متعلق ان کو اس قدر فکر نہیں ہوتی کہ ہمارا نام کیا ہے اور ہمارے کام کیا ہیں ایک دوکان کا نام اگر کتب فروشی کی دوکان رکھا جاتا ہے تو اس بات کی پابندی کی جاتی ہے کہ وہاں کتابیں ہی فروخت ہوں اور اگر ایک کارخانہ کا نام فلور ملز ہوتا ہے تو آٹا پیسنے کا ہی کام وہاں کیا جاتا ہے لیکن "کتنے عبدالرحمان ہیں جو درحقیقت عبدالشیطان ہیں؟ کتنے عبدالغنی ہیں جو حرص و آز میں مبتلا ہیں؟ اور کتنے دارا شکوہ ہیں جن کی راتیں جھونپڑیوں میں اور دن کھلیانوں میں کٹتے ہیں؟ اور کتنے آسمان جاہ ہیں جن کو سر چھپانے کے لئے زمین کی کوئی غار بھی نصیب نہیں؟ پھر کتنے اکرام الدین ہیں کہ ان کا وجود دین کے لئے بدنامی اور ذلت کا باعث ہو رہا ہے؟ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ لوگ کتنے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ ان کا گننا ناممکن ہے دنیا کے پردہ پر کوئی بستی کوئی قصبہ کوئی شہر کوئی ملک ایسا نہیں جو ان نمونوں سے خالی ہو۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں جو ان نمونوں سے پر نہ ہو مگر باوجود اس کے وہی انسان جو اپنے نام کی عزت نہیں کرتا اور اس کے مطابق اپنے کاموں کو کرنے کی فکر نہیں کرتا اس کا تمام تر زور یہ ہوتا ہے کہ اس کی دوکان یا اس کے کارخانہ کا جو نام ہے اس کے مطابق اس کا کام بھی ہو" کیا یہ ایک عجیب بات نہیں؟ لیکن کتنے آدمی ہیں جن کی توجہ اس طرف پھری ہو اور انہیں اس دل شکن تماشہ کا علم بھی ہوا ہو جیسے تماشہ کرنے والے انسان اور نام اور لباس پہن کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اسی طرح اکثر انسان اپنے حقیقی ناموں کو بدل بدل کر اپنے ہم جنسوں کے سامنے آتے ہیں لوگ اپنے روپیہ کو ضائع کر کے تھیٹروں میں اپنے نام بدلنے والوں کا تماشہ دیکھنے جاتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے کہ یہ تماشہ تو ہر گھر میں جاری ہے اور رات اور دن ہو رہا ہے اور پھر اس کے لئے کوئی ٹکٹ بھی نہیں کوئی قیمت نہیں "ایک سنگدل انسان جس کا پیشہ ظلم اور جور ہے جس کے دل میں رحم کبھی پیدا نہیں ہوتا اپنا نام محمد لطیف بتاتا ہے اور ایک شخص جو بخل اور کنجوسی کا مجسمہ ہے اور ایک پیسہ بھی فی سبیل اللہ خرچ نہیں کر سکتا اپنا نام محمد احسان ظاہر کرتا ہے۔ خیر یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ میں یہ بیان کرنا چاہتا تھا کہ نام درحقیقت کام کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں اور صرف شناخت کے لئے علامت ہی نہیں ہوتے بلکہ اصل غرض ان سے کام کا بتانا ہی ہوتا ہے۔"

فصاحت عربی اور یہ بات اس زبان سے بخوبی ظاہر ہے جو الہامی زبان ہے اور جس کا نام (یعنی عربی) ہی بتا رہا ہے کہ وہ ایک فصاحت سے پر اور غلطیوں سے پاک زبان ہے اور دوسری عجمی زبانوں کی طرح خیالات انسانی کے ادا کرنے میں ناکافی ثابت نہیں ہوتی اس زبان میں جس قدر اشیاء کے نام ہیں وہ ان کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نام کام کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں پس

فاروق کو بھی اسم بامسمّیٰ ہونا چاہئے اور اس وسیع دنیا کے کروڑوں ایکٹروں کی طرح ایک ایکٹر نہیں بننا چاہئے کہ اس کا نام تو فاروق ہو لیکن وہ فاروقی صفات سے عاری ہو۔

فاروق کا کام فاروق عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے دو معنے ہیں ڈرنے والا اور حق و باطل میں فرق کرنے والا پس فاروق کے مضامین یہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیں تب فاروق کے نام کا وہ مستحق ہو سکتا ہے اس کے مضامین خشیت الٰہی سے لکھے جائیں اور خشیت الٰہی کے پیدا کرنے والے ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھنے والے لوگ دوسروں کے دل میں خشیت پیدا کرنے کا باعث بھی ہو جاتے ہیں اسی طرح اس میں حق و باطل میں فرق کر کے دکھایا جائے اور کبھی اس بات کے منوانے کی کوشش نہ کی جائے جو خود منوانے والے کے نزدیک غلط ہو اور اگر کبھی غلطی بھی ہو جائے تو اس کا اعتراف کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

گورنمنٹ کی وفاداری "اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بہت احسان ہیں اگر ہماری سمجھ میں وہ احسان نہ بھی آئیں تب بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اس حکومت میں پیدا ہونا ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ حکومت خدا تعالیٰ کی نظروں میں دنیا کی تمام موجودہ حکومتوں سے زیادہ رعایا پرور اور انصاف پسند ہے حضرت بانی سلسلہ اپنی تمام عمر اس گورنمنٹ کی فرمانبرداری پر زور دیتے رہے ہیں پس "اس نازک وقت میں کہ ہندوستان مختلف تحریکوں کی آماجگاہ بن رہا ہے فاروق کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہر ایک مشکل میں گورنمنٹ برطانیہ کا مددگار ہو اور نیک ارادوں کو لوگوں کے ذہن نشین کرنے کا آلہ۔

مگر ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رہے کہ ہماری خدمت بے ریاء ہے اور بغیر کسی خواہش کے ہے پس خوشامد کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں انسان غلطی کر سکتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی بھی انسانوں کی بنی ہوئی ایک گورنمنٹ ہے وہ بھی غلطی کر سکتی ہے اور کرتی ہے پس ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ اس کی ہر ایک کارروائی کو جو اپنی ضمیر کے کیسی ہی خلاف کیوں نہ ہو خوبصورت کر کے دکھایا جائے بلکہ اگر ایسا کوئی موقعہ ہو تو گورنمنٹ سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ فوراً اسے درست کر دے گی اور لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ ایجی ٹیشن کے ذریعہ سے وہ گورنمنٹ کا مقابلہ نہ کریں بلکہ جس طرح ایک باپ سے بیٹا امیدوار ہوتا ہے کہ اس کی تکلیف کو وہ دور کرے گا اسی طرح گورنمنٹ سے امید رکھیں کہ وہ اس کی تکلیف کو دور کرے۔ غرض نیک باتوں کی تعریف کرنا اور اگر گورنمنٹ کسی بات میں غلطی کرے تو لوگوں کو تسلی اور تسکین دینا اور گورنمنٹ کے نیک ارادوں اور صاف نیت کو لوگوں پر ظاہر کرنا یہ فاروق کی پالیسی ہونی چاہئے۔"

فاروق کے مضامین "فاروق کے مضامین کی عبارت سنجیدہ ہو کہ ہنسی اور ٹھٹھا صاحب ایمان کے شایان شان نہیں۔ مضامین کے الفاظ گو زوردار ہوں لیکن گالیوں سے بالکل خالی ہوں کہ گالی کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔ دشمن کے خلاف اس رنگ میں لکھنا چاہئے کہ غیر تو غیر خود دشمن کا دل بھی محسوس کر لے کہ متانت اور اخلاص اور خیر خواہی سے مضمون لکھا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہدایت نہیں ہوتی اور ہدایت کے سوا اور کیا چیز ہے جس کے لئے مضمون لکھا جاتا ہے؟ وہ انسان کسی عزت کے قابل نہیں جو صرف لوگوں کو خوش کرنے کے لئے چٹخارہ دار مضامین لکھتا ہے یا اپنے دل کا غصہ ظاہر کرنے کے لئے سختی سے کام لیتا ہے اخلاص اور اصلاح مد نظر ہو اور اس کے بغیر نہ کوئی مضمون لکھا جائے اور نہ چھاپا جائے"۔

اخبارات سے بہترین خدمت ہو سکتی ہے اس وقت اخبارات کی بڑی قدر ہے اور لوگ اخبارات کے پڑھنے کے عادی ہیں وہ لوگ جو کتابیں نہیں پڑھ سکتے اخبارات کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں اور اخبار اس وقت تعلیم یافتہ لوگوں کی غذا ہو گیا ہے پس ایک اخبار نویس بنی نوع انسان کی بڑی خدمت کر سکتا ہے اور اس کے لئے قرب الٰہی کا دروازہ کھلا ہے دین حق اس وقت سخت مصیبت میں ہے اور دنیا کی نظر میں ایک بدصورت بڑھیا کی شکل کے مشابہ ہے اس کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ایک ایسی خدمت ہے جو خدائے تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے اس کام میں دل و جان سے مشغول ہوں کہ فاروق کا نام اسی بات کا طالب ہے دین کے سوا اور کون سا حق ہے۔ اور حق و باطل میں فرق کرنا ہی تو فاروق کا کام ہے پس دین حق کی صداقت کو دین حق کے مدعیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے سامنے پیش کرنا فاروق کا بڑا کام ہونا چاہئے آنحضرت ﷺ سے بڑا فاروق اور قرآن کریم سے بڑا فرقان آج تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوا پس اس فاروق اور اس فرقان کو دنیا کے آگے پیش کریں کہ جب تک انسان ان کی محبت کی عینک کو آنکھوں پر نہیں لگاتا اسے حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ دنیا نے کسی انسان پر اس قدر ظلم نہیں کیا جس قدر کہ آنحضرت ﷺ پر جس قدر وہ حسین ہے اسی قدر لوگوں نے اس کی عیب گیری کی ہے اور بے دردانہ طور سے اس پر حملے کئے ہیں ان حملوں کا نرمی، محبت اور اخلاص سے جواب دیں

"فاروق کی نظر وسیع ہو اور یہ نہ ہو کہ ایک معاملہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اسی میں لگ گئے بلکہ ہر ایک بات پر اتنا ہی زور ہو جس قدر اس کے مناسب ہے اور ایک دشمن کے مقابلہ میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

لندن میں ایک سائنسی میوزیم کو دیکھنے والی ایک پاکستانی لڑکی نے کہا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک میں بھی سائنس پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن ہمارا علم تو صرف اور صرف کتابوں تک محدود ہے۔ عملی طور پر ہمیں بہت سی چیزوں کو دیکھنے اور ان کے تجربہ کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ جس سائنسی میوزیم میں اس طالبہ نے یہ بات کہی اس میں بچوں سمیت بڑے لوگوں تک ہر بات کا خود تجربہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات کہنے سے قبل بعض بچوں نے راکٹ داغا۔ اور وہ تھوڑی ہی دور جا کر پھٹ گیا۔ پہلے تو بچوں کو راکٹ داغنے کے متعلق آگاہی ملی انہوں نے راکٹ کے تمام پرزے دیکھے اور اس کے کام کرنے کی ترکیب سمجھی اور پھر اس راکٹ کو داغا۔ اور جب وہ پھٹ گیا تو انہیں ایک اور تجربہ سے واسطہ پڑا کہ راکٹ تو بالکل ٹھیک ٹھاک تھا پھٹ کیوں گیا ہے۔ اس کی وجوہات بھی عملی طور پر ان کے سامنے آئیں۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ ہے تو یہ بات دوسرے ملکوں میں بھی لیکن ہمیں تو غرض ہے پاکستان سے۔ اس لئے پاکستان کی بات کرتے ہیں۔ پاکستانی طالبہ نے اس میوزیم میں کھڑے ہو کر جو بات کہی تھی وہ بالکل ٹھیک ہے یہاں کے سائنس کے طالب علموں کا علم کتابی صورت میں تو خاصا ہو گا لیکن عملی طور پر انہیں تجربات کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ راکٹ کس طرح داغے جاتے ہیں اور سیٹلائٹ کس طرح کام کرتا ہے یہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو علم کے لحاظ سے تو انہیں معلوم ہیں لیکن ان کی آگاہی انہیں اس حد تک حاصل نہیں ہے کہ وہ جان سکیں کہ یہ کام کس طرح کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو پاکستان کے طالب علموں کو جب یہ بتایا جاتا ہے کہ ٹیلیفون کیا کام کرتا ہے تو انہیں اس کے آگے یہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی کہ ٹیلیفون بنتا کس طرح ہے اور اس کی آواز دوسری جگہ پر کس طرح جاتی ہے یعنی عملی طور پر۔ کتابی طور پر تو انہیں علم ہو جاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایک عرصے سے اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنیکل تعلیم کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے آپ نے کئی ملکوں میں اس سلسلے میں بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ پاکستان میں بھی بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن پاکستان میں ابھی بہت کچھ ہونے والا ہے۔ سب سے بڑی بات جو ہونے والی ہے وہ یہ ہے کہ لندن کے سائنس میوزیم جیسا ایک میوزیم بنایا جائے جس میں بچوں سے لے کر بڑوں تک خود تجربات کر سکیں۔

کتابوں میں علم پڑھنے کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ تجربہ کیا جائے۔ اور اگر تجربہ نہ کیا جائے۔ تو کسی بھی موضوع پر لیکچر تو دیا جا سکتا ہے۔ بات تو سمجھائی جا سکتی ہے لیکن حقیقی طور پر جب کام کرنے کا موقعہ آئے گا تو وہ کام ہو نہیں پائے گا۔ اس لئے کہ اس کا تجربہ نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سکولوں میں اور کالجوں میں اور یونیورسٹی میں لیبارٹریز تو موجود ہیں لیکن یہ لیبارٹریز اتنی محدود ہیں کہ جن چیزوں کا تجربہ ہونا چاہئے۔ وہ بہت دور کی بات ہے۔ چھوٹے چھوٹے تجربے تو ہوتے ہیں لیکن دراصل تجربہ سائنس کے ہر موضوع پر کیا جانا چاہئے اور یہ کوئی سکول یا کالج یا یونیورسٹی نہیں کر سکتی۔ یہ صرف ایک ایسا میوزیم ہی کر سکتا ہے جو محض اسی غرض کے لئے بنایا گیا ہو کہ لوگ وہاں آئیں اور خود تجربات کریں۔

بات تو بہت مہنگی سی ہے۔ اس پر جو اخراجات اٹھتے ہیں پتہ نہیں پاکستان اس کا متحمل ہو سکتا ہے یا نہیں لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان پتہ نہیں متحمل ہو سکتا ہے یا نہیں تو میرا خیال ہے کہ ہم بہت درست بات بھی نہیں کر رہے۔ متحمل کیوں نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اخراجات کم کریں اور اس کے اخراجات بڑھائیں۔ آخر بجٹ کس لئے ہوتا ہے۔ بجٹ اسی لئے تو بنتا ہے کہ ادھر کانٹ چھانٹ کی جائے اور ادھر استعمال کی جائے۔ ادھر سے کانٹ چھانٹ کی جائے تو ادھر رقم استعمال کی جائے جس طرح آج کل یہ کہا جا رہا ہے کہ تعلیم پر بہت کم خرچ ہو رہا ہے اور حکومت ہمیشہ یہ کہتی ہے کہ ہم نے تعلیم پر خرچ بڑھا دیا ہے۔ یعنی اس کے بجٹ میں اضافہ کر دیا ہے۔ اگر اس کے بجٹ میں اضافہ کر دیا۔ ہے تو سائنسی میوزیم کے لئے بھی رقم نکالی جا سکتی ہے۔ ہے یہ بہت ضروری۔ جب ہم نے یہ سنا کہ ایک پاکستانی طالبہ نے اس میوزیم میں جو لندن میں ہے کھڑے ہو کر یہ بیان دیا کہ ہمارے ہاں کتابی تعلیم تو ہے لیکن تجرباتی تعلیم نہیں ہے۔ ہمیں صحیح طور پر تجربے کروا کر مضامین سے آگاہی نہیں کی جاتی۔ تو ہمیں خیال آیا کہ پاکستان کی حکومت کو نہ صرف سائنس کی تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہئے بلکہ کم از کم سارے ملک میں ایک میوزیم تو ایسا ہونا چاہئے ہونے تو زیادہ چاہئیں۔ لیکن چلو ایک ہی سے شروع کرو۔ ایک میوزیم تو ایسا ہونا چاہئے جہاں طالب علم اور دوسرے لوگ بھی جا کر اپنی ضرورت اور اپنے اپنے علم کے مطابق تجربات کر سکیں۔ اگر وہ ایسا کر سکیں تو آپ دیکھیں گے کہ پاکستان سائنسی میدان میں کس سرعت سے ترقی کرتا ہے۔ ترقی تو اب بھی کر رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ترقی نہیں کر رہا۔ لیکن جس رفتار سے اور جس انداز سے ترقی کرنی چاہئے۔ وہ نہیں ہو رہی۔ اور بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومتیں اس بات کو پسند نہیں کرتیں کہ سائنس ترقی کرے۔ سائنس دانوں کو اس لئے آگے نہیں آنے دیا جاتا۔ پچھلے دنوں بھی ایسے ہی ایک کالم میں ہم نے بتایا تھا کہ بعض حکومتیں خاص طور پر سائنس دانوں کی مخالفت کرتی ہیں انہیں سزائیں دیتی ہیں۔ انہیں ملک بدر کر دیتی ہیں۔ کیونکہ وہ ڈرتی ہیں کہ اگر سائنسی باتوں کا لوگوں کو علم ہو گیا تو ہو سکتا ہے سیاست دانوں کی وہ پذیرائی نہ ہو جو سائنس دانوں کی ہو۔ ایسا تو نہیں ہونا چاہئے۔ سائنس دان اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ سیاست دان اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ دونوں خلوص دل سے کام کرتے رہیں تو سیاسی طور پر بھی اور سائنسی طور پر بھی ملک آگے بڑھے گا۔

پس لندن کے اس میوزیم سے جہاں ایک طالبہ کے بیان کا ہم نے ذکر کیا ہے ہمیں سبق لینا چاہئے اور ہمارے ملک میں بھی کم از کم ایک سائنس میوزیم تو ایسا ہونا چاہئے جہاں علم سے آگے بڑھ کر تجرباتی آگہی حاصل کی جا سکے۔ خدا کرے کہ ہم جلد ایسا کر سکیں۔

بقیہ صفحہ 3

فق ہو گیا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ ایسا ہی ہوا صدر انجمن کو اس سال گھاٹا رہا لیکن منشی قدرت اللہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ مجھے بھجوایا میں نے سمجھا کہ یہ صدر انجمن احمدیہ کا روپیہ ہے جو غلطی سے میرے نام آ گیا ہے لیکن دیکھا تو معلوم ہوا یہ میرا ہی روپیہ ہے ساتھ ہی منشی قدرت اللہ نے لکھا کہ میرا اندازہ ہے کہ اتنی ہی آمد اور ہو جائے گی میں نے جو پیداوار ابھی تک اٹھائی ہے وہ میں نے ایک ہندو تاجر کے پاس بھیج دی ہے آٹھ ہزار روپے میں پیشگی لے کر بھیج رہا ہوں اور میں ابھی اور روپیہ ارسال کروں گا حالانکہ میری زمین صدر انجمن احمدیہ کی نسبت بہت تھوڑی تھی لیکن اس سال صدر انجمن احمدیہ کو تو گھاٹا رہا لیکن مجھے نفع آیا یہ محض منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے سجدوں کی برکت تھی"۔

(رپورٹ شوریٰ 1956ء ص 65)

1954ء میں آپ نے محلہ دار النصر ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کی کوٹھی کی تعمیر کرائی جس میں آپ قیام پذیر ہوئے۔ 1962ء میں اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد آپ کے لئے اکیلا رہنا ممکن نہ تھا اس لئے وقفہ وقفہ سے اپنے بیٹوں کے پاس کوئٹہ اور کراچی میں قیام فرمانے لگے۔

اپریل 1962ء میں آپ مشرقی پاکستان کی جماعتوں میں اپنے خرچ پر تشریف لے گئے اس علاقہ کے احباب جماعت کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق کی زبانی بہت سی روح پرور باتیں سننے کا موقع ملا۔ آپ نے پاکستان کے مختلف شہروں کے دورے بھی کئے اور حضرت بانی سلسلہ کے ذکر کے موضوع پر احباب جماعت کو خطاب فرمایا آپ 1967ء میں انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں بھی کئی کئی سو میل کا دورہ کیا۔

آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں اور وصولی کی خاطر مختلف جماعتوں کے دورے کئے اسی سلسلہ میں آپ کراچی تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں کراچی کے سب سے بڑے حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کا بطور پریذیڈنٹ حلقہ خدمت کرنے کی توفیق پا رہا تھا۔ خاکسار حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو اپنی کار میں احباب جماعت کے گھروں پر لے جاتا تھا۔ آپ نہایت ہی موثر رنگ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کے بارہ میں بات کرتے۔ بعد میں وہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ اٹھا کر اہل خانہ کے لئے دعا کرتے تھے۔

آپ نے ایک مختصر بیماری کے بعد 19۔ نومبر 1968ء کو کراچی میں وفات پائی۔ آپ کے جسد خاکی کو ربوہ پہنچایا گیا وہاں حضرت امام الثالث نے 21۔ نومبر کی صبح 9 بجے جنازہ پڑھایا اور آپ کو قطعہ رفقا خاص میں دفن کیا گیا۔

آپ بہت ہنس مکھ تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام الثانی کے واقعات اس انداز سے بیان فرماتے تھے کہ سننے والا بے حد محظوظ ہوتا آپ کی گفتگو میں ایک خاص وقار پایا جاتا تھا۔ جماعت کے لئے بہت غیرت اور جوش رکھتے تھے۔ بزرگان جماعت سلسلہ کے علماء اور ناظر صاحبان، کارکنان سلسلہ اور امرا جماعت کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے۔ خاکسار کو کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ بہت عزت اور پیار سے پیش آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

بقیہ صفحہ 4

دوسرے دشمنوں کو بھلا نہ دیا جائے کہ ایسا کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا نیک نیتی اور اخلاص پر سب کاموں کی بناء ہو کیونکہ جس شخص کے کاموں کی ان پر بناء ہوتی ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا۔ نہیں۔ غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادہ میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کا بحران

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اپنے چار سالہ عہدہ صدارت کے دوسرے دور کے آغاز کے بعد جو ایک اہم فیصلہ کیا وہ یہ ہے کہ اپنے سابق حریف اور موجودہ نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ کو چیچنا کے مسئلے کی نگرانی سونپ دی۔ مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ ماضی میں صدر یلسن کی چیچنیا کے مسئلے پر پالیسی کے سب سے بڑی نقادوں میں شامل رہے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حکومت میں شامل نہیں تھے بلکہ صدر یلسن کے نمایاں مخالفین میں شامل تھے۔ اس کے بعد انہوں نے صدارت کا الیکشن بھی صدر یلسن کے مقابلے پر لڑا اور انتخابات میں تیسری پوزیشن حاصل کر کے دس فیصد کے قریب ووٹ حاصل کئے۔ لیکن چونکہ پہلے مرحلے میں کوئی بھی امیدوار قطعی اکثریت حاصل نہ کر سکا تھا اس لئے انتخابات کا دوسرا مرحلہ صرف دو بڑے صرف دو بڑے امیدواروں کے درمیان ہوا۔ اس مرحلے پر مسٹر الیگزینڈر کی شخصیت اہمیت اختیار کر گئی۔ دونوں صدارتی امیدواروں نے انہیں اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ اس مقابلے میں حاضر صدر یعنی مسٹر بورس یلسن کامیاب رہے۔ مسٹر الیگزینڈر نے صدر یلسن کی حمایت کے عوض اہم عہدہ طلب کیا۔ چنانچہ مسٹر یلسن نے انہیں نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر کا عہدہ دے دیا۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد انہیں حال ہی میں، جبکہ چیچنیا کی جنگ دوبارہ شروع ہو چکی ہے انہیں چیچنیا کے معاملات کا ذمہ دار بنا دیا گیا۔

مسٹر الیگزینڈر نے اپنے نیا عہدہ سنبھالنے کے بعد حالات کا جائزہ لینے کے لئے چیچنا کا دورہ کیا اور ماسکو واپس پہنچ کر جو بیان دیا وہ معروف حکومتی تقاضوں کے بالکل برعکس تھا۔ انہوں نے چیچنا کے بارے میں حکومت روس کی پالیسی کو بالکل ناکام قرار دیا اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی فوج کے جوانوں کے بارے میں بتایا کہ وہ بزدل اور کم ہمت ہیں۔ ان کا حوصلہ پست ہے۔ وہ چیچنیا میں زبردستی مسلط کی گئی جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی فوج کو اس جنگ میں زبردستی ملوث کیا گیا ہے۔ دوسری طرف انہوں نے چیچنیا کے جانبازوں کے بے حد تعریف کی۔ ان کے جذبہ کو سراہا۔ ان کی بہادری اور جرات مندی کی تعریف کی=

اس بیان کے بعد جو فضا پیدا ہوئی اس سے چیچن حریت پسند صلح اور جنگ بندی پر آمادہ دکھائی دیتے ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق روس اور چیچن حریت پسندوں میں جنگ بندی کے اصولوں پر تصفیہ ہو رہا ہے۔

خدا کرے کہ مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ چیچنیا کے مسئلے کو آبرو مندانہ انداز میں حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

OOO

عالمی سیاست میں تبدیلی کی ایک لہر

ترکی کے وزیر اعظم پروفیسر نجم الدین اربکان کے بارے میں چند سال قبل تک کسی کو امید بھی نہ تھی کہ یہ کبھی بھی ترکی کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا تعلق ایک ایسی سیاسی پارٹی سے تھا جس کی ترکی کی سیاست میں کوئی جگہ نہ تھی۔ مسٹر اربکان اسلامی رفاہ پارٹی کے سربراہ تھے۔ اور ترکی میں کسی دینی سیاسی پارٹی کی کوئی بھی گنجائش نہیں تھی۔ بلکہ ترکی میں مذہب کا نام بھی لینے پر پابندی تھی۔ اس کے علاوہ آج کے دور میں اسلامی انتہاپسندی کو مغربی دنیا جس طرح قابل مذمت قرار دیتی ہے اور امریکہ اس میں پیش پیش ہے اس کے پیش نظر ترکی جیسے کٹر مغرب نواز اور سیکولرازم کے انتہا پسندوں کے اس ملک میں ایسی سیاسی پارٹی کا برسراقتدار آنا ممکن ہی نہیں تھا جو مذہب کا نام لے کر ووٹ حاصل کرتی ہو۔

لیکن ناممکن، ممکن ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ ہوا کہ اسلامی رفاہ پارٹی نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ پھر بھی امید تھی کہ مغربی اور امریکی دباؤ پر اس پارٹی کو کبھی اقتدار میں نہ آنے دیا جائے گا۔ اور سیاسی کھیل کی شروعات بھی اسی طرح ہوئیں۔ لیکن کئی ماہ کی مشق نے ثابت کر دیا کہ اقتدار میں رفاہ پارٹی کی شراکت بہرحال مسلم ہے۔ اقتدار مل گیا۔ سابق وزیر اعظم تانسو چیلر ان کی حلیف بھی بن گئیں اور وزیر خارجہ بھی تب بھی اندازہ تھا کہ پروفیسر اربکان اپنی اسلامی پالیسیاں بروئے کار نہ لا سکیں گے۔ لیکن یہ امید بھی غلط ثابت ہوئی۔ انہوں نے اپنے سب سے بڑے اتحادی امریکہ کے سب سے بڑے دشمن ایران کا دورہ کیا اور نہ صرف دورہ کیا بلکہ اس کے ساتھ اربوں ڈالر کا اقتصادی معاہدہ بھی کر لیا۔ اگرچہ مسٹر اربکان نے کہا تو یہی ہے کہ میرا دورہ ایران امریکہ کے خلاف نہیں ہے۔ اور امریکہ کی پالیسیوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن امریکہ کا جواب یہی ہے وائس آف امریکہ کے تبصرے کے مطابق، "ترک ایران سمجھوتہ امریکی قانون کے لئے پہلا چیلنج ہو گا۔"

یاد رہے کہ امریکہ نے حال ہی میں ایک قانون پاس کیا ہے کہ جو کمپنیاں ایران یا لیبیا کے ساتھ تجارتی معاہدے کریں گی امریکہ ان کے خلاف پابندیاں عائد کرے گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 22- اگست 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ بیسن کے لڈو (دوبارہ)
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی سیکھئے- دوبارہ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب
6-00 درثمین- حصہ چہارم (دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام۔
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 عربی سیکھئے- دوبارہ
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم۔
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سندھی پروگرام
12-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ- بیسن کے لڈو۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- از ایم- اعظم اکسیر صاحب
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ- (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 چینی پروگرام- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ۔
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت الرابع (نیا)
7-00 کوئز پروگرام
7-30 حضرت امام جماعت الرابع کی طرف سے الزامات کے جوابات 23-3-94
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعہ 23- اگست 1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ جلسہ سالانہ یو- کے 1995ء حصہ اول
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ)
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام۔
6-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن نمبر 4- 96-1-23- (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ جلسہ سالانہ یو- کے- 1995ء حصہ اول
1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور الحمد
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جرمنی سے۔
6-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-15 تقریر- قبولیت دعا- حصہ دوئم از لئیق طاہر صاحب
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 چلڈرنز کارنرز
11-00 جرمن پروگرام۔

ہفتہ 24- اگست 1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب انٹرویو ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن "گھٹنے میں درد"
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

2-30 فرنچ سیکھئے۔
3-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاءمع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تقریر "قبولیت دعا" حصہ دوئم۔ازلئیق طاہر صاحب
6-30 متفرق پروگرام
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
12-00 متفرق پروگرام
12-30 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب انٹرویو ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن "گھٹنے کا درد"
1-00 خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جرمنی جلسہ سالانہ 1996ء۔ از زنانہ جلسہ گاہ
2-30 بنگلہ پروگرام/اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوالات ٹائم۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 91-11-24 بیت الفضل-لندن یو-کے-
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام-کلام الٰہی کی تشریح۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات(نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان داخلہ L.L.B

○ تین سالہ ایل ایل بی کورس (صبح وشام) کی پارٹ I کلاس میں داخلہ کے لئے ان امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں جنہوں نے بی اے / بی ایس سی یا مساوی امتحانات پاس کئے ہوں۔ فارم وپراسپکٹس حبیب بینک لمیٹڈ نیو کیمپس برانچ لاہور میں 35 روپے کے عوض مورخہ 19- اگست سے دستیاب ہونگے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29- اگست ہے۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 19- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
1-00 لندن سے ایک خط
1-30 خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
3-30 نارویجین زبان سیکھئے
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈدی گلوب
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے(دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 لندن سے ایک خط
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام
1-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر سیرت النبیؐ از حافظ مظفر احمد صاحب
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 انڈونیشن پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-19(دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ والی بال فائنل دارالرحمت بمقابلہ دارالفضل ربوہ
8-30 لقاءمع العرب(نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر37(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

○ تمام مجالس لجنہ اماء اللہ پاکستان سے گزارش ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹ 5- اکتوبر 96ء تک دفتر لجنہ میں بھجوادیں۔ رپورٹ مختصر اور جامع ہو۔

رپورٹ کی دو کاپیاں دفتر میں پہنچنا ضروری ہیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ پاکستان)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کو پھسل جانے کی وجہ سے بائیں ٹانگ پر شدید چوٹ آئی ہے درد کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری پیش آرہی ہے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد عبداللہ بھٹی صاحب آف مبارک آباد سندھ کو درخت سے گرنے کی وجہ سے گردن اور حرام مغز وغیرہ پر چوٹیں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم امجد خان صاحب ساکن احمد نگر کا مشن ہسپتال ٹیکسلہ میں مثانہ کا اپریشن مورخہ 10- اگست 96ء کو ہوا ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم شیخ شاہد احمد نصیر صاحب بابت ترکہ محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ)

مکرم شیخ شاہد احمد نصیر صاحب ساکن مکان نمبر 12 گلی نمبر 20 مجاہد آباد (رام گڑھ) مغلپورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب .بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر12/1 محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلہ الاٹ شدہ ہے۔ جو ورثاء کی متفقہ رائے کے مطابق سب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم محمود احمد بشارت صاحب (پسر)
2۔ مکرم منیر احمد مجیب صاحب (پسر)
3۔ مکرم شاہد احمد نصیر صاحب (پسر)
4۔ مکرمہ طلعت ناہید صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیاجاتا ہے کہ اگر کسی وارث یاغیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

○ (محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم علی محمد صاحب)

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مستری علی محمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والدین .بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ لہٰذا والد کے نام جو قطعہ نمبر66/21 برقبہ 10 مرلے میں سے پانچ مرلے الاٹ شدہ ہیں وہ میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ کیونکہ میرے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یاغیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلبہ کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے۔ امیدوار طلبہ کا کم از کم F.Sc (ایف ایس سی) ہونا لازمی ہے۔

خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرکے ان سے معلومات حاصل کر لیں۔ اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 20- اگست تک وکالت تبشیر میں پہنچادیں۔

مثالی مقابلہ واقفین نو سیالکوٹ شہر

○ سیالکوٹ شہر میں واقفین نو کو مرکزی نصاب یاد کروانے کے لئے ایک انتہائی دلچسپ و مفید مقابلہ "مثالی واقفین نو" رکھاگیا۔ 30۔ واقفین نو نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ 21۔ واقفین نو مثالی قرار پائے۔ جبکہ کوئی بھی بچہ یا بچی فیل نہیں ہوئی۔

اس مقابلہ کے دو معیار بنائے گئے تھے معیار اول میں 6۔ سال سے بڑی عمر کے اور معیار دوم میں 6 سال سے چھوٹی عمر کے بچے شامل تھے معیار اول کے واقفین نو کے لئے ضروری تھا کہ وہ 75% نمبر حاصل کریں اور معیار دوم کے لئے ضروری تھا کہ وہ 52% نمبر حاصل کریں تب وہ مثالی قرار دیئے جائیں گے۔ کل 500 نمبر تھے۔

وکالت وقف نو مکرم رفیع احمد صاحب گوندل سیکرٹری وقف نو سیالکوٹ شہر اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے تمام احباب و خواتین کی مشکور ہے۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ آئندہ الیکشن میں کسی کرپٹ شخص کو ٹکٹ نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی میں مکمل جمہوریت ہے۔ جہاں باقاعدگی سے الیکشن ہوتے ہیں۔ مسلم لیگ میں کالی بھیڑوں کی نشاندہی کی جائے تاکہ پارٹی کو ان سے بچایا جاسکے۔ مسٹر نواز شریف نے اسلام آباد میں مسلم لیگ کے قومی کنونشن اور جنرل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر فیصل مسجد میں خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر حکومت کے جانے میں تھوڑا وقت رہ گیا ہے اب صرف ہاتھی کی دم باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق نے پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے کا اعلان کیا تھا جسے پورا کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ بھٹو پارک کا نام ہم "مقام عبرت" رکھیں گے انہوں نے کہا کہ میں دوبارہ وزیر اعظم بننے کے لئے نہیں بلکہ ملک کو بچانے کے لئے تحریک چلا رہا ہوں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز پی ٹی وی کے نئے علاقائی چینل کا افتتاح کیا۔ یہ چینل سندھ کے دیہی علاقوں کی ثقافت کی عکاسی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے گزشتہ روز سندھ کے معروف صوفی بزرگ شیر علی شاہ رضوی کے مزار پر حاضری دی۔ وزیر اعظم نواب شاہ سے بذریعہ ہیلی کاپٹر "شیر علی شاہ" گاؤں گئیں۔ اور وہاں پر مسافر خانے کا بھی افتتاح کیا۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ مجھے مڈٹرم انتخابات سے اختلاف ہے۔ چوتھی بار اسمبلی ٹوٹنے سے غلط تاثر پیدا ہو گا۔ تاہم حکومت اور اپوزیشن کی باہمی مفاہمت سے وقت سے سال ڈیڑھ سال پہلے انتخابات کرا دیئے جائیں تو اعتراض نہیں ہو گا۔

○ حکومت پنجاب نے نہری پانی کی بچ کاری کے بارے میں وفاقی حکومت کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر کی زیر صدارت اجلاس میں سندھ کے سوا دیگر تینوں صوبوں نے نہری پانی کے لئے خود مختار اداروں کے قیام کو ڈھونگ قرار دے دیا۔ تاہم بلوچستان نے منصوبہ کو مشروط طور پر قبول کرنے کا اشارہ دے دیا ہے۔

○ پاکستان نے تنازعہ کشمیر سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے خارج کرنے کی کوشش ناکام بنا دی۔ اسی طرح پاکستان کی کوشش سے فلسطین کا مسئلہ بھی خارج کرنے سے بچا لیا گیا۔ بند کمرے میں ہونے والے اجلاس میں یہ دلیل دی گئی کہ پچھلے پانچ برس سے یہ معاملات زیر بحث نہیں لائے گئے پاکستان نے فیصلے کو یکطرفہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کی فہرست سے وہی معاملات خارج کئے جاتے ہیں جو حل ہو جائیں یا متعلقہ فریقین اسے واپس لے لیں۔

○ سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ خلفائے راشدین نے نظام کا نعرہ لگانا بدترین سیاسی دھوکا ہے۔ نواز شریف پاکستان یا اسلام نہیں بلکہ قومی خزانہ سے لوٹا ہوا اپنا کالا دھن بچانے کی تحریک چلانا چاہتے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ نے کراچی میں 12- افراد کی ہلاکت کے خلاف کراچی میں سوگ منایا۔ قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ مختلف علاقوں میں ہنگامہ آرائی کے بعد کاروبار بند ہو گیا۔ شیر شاہ میں پتھراؤ سے ٹریفک معطل کرنے کی کوشش کی گئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب اور سینئر وزیر کے طرز عمل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے چار ارکان نے اپنی صوبائی اسمبلی کی سیٹوں سے استعفیٰ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایم پی اے سراج گجر' لیاقت بدرانہ ایم این اے' غلام دستگیر لک' اور مناظر علی رانجھا نے بھی اپنی قومی اور صوبائی اسمبلی کے نشستوں سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔ سراج گجر ایم پی اے نے الزام لگایا کہ سرگودھا میں انور چیمہ کی مکمل اجارہ داری ہے جو مسلم لیگ (ن) کے رکن ہیں لیکن سردار عارف نکئی کے قریبی عزیز ہیں۔ معاملات حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔

○ ایک خفیہ تحقیقاتی ادارے نے قصور کے نواحی گاؤں نند کا تکیہ میں روپوش بھارتی خفیہ ادارے "را" کے تربیت یافتہ تین دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان سے جدید اسلحہ وائرلیس سیٹ اور دوسرا سامان برآمد کر لیا۔ گرفتار شدگان نے کوٹ رادھاکشن اور سرگودھا میں بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ یہ دہشت گرد' اسحاق کی گرفتاری کے بعد اپنے ایک واقف کے گھر روپوش ہو گئے تھے۔ یہ دہشت گرد خود بم بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

○ کمشنر سرگودھا سے تجمل عباس کے قتل کے ملزم کو تین گواہوں نے شناخت کر لیا ہے۔ شناخت پریڈ ڈسٹرکٹ جیل میں ہوئی مولانا شیر محمد کے صاحبزادے عمر فاروق نے قتل کی منصوبہ بندی میں شمولیت اور موٹر سائیکل فراہم کرنے کا اعتراف کر لیا۔

○ بھارتی وزیر دفاع نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان علیحدگی پسندوں کی مدد کرتا ہے۔ دہشت گردی کا جواب دیں گے۔ بھارت نے اسرائیل سے دفاعی معاہدے کے لئے مذاکرات تیز کر دیئے ہیں۔ ٹیکنالوجی اور پرزوں کے لئے روس پر انحصار ختم کر دیا جائے گا۔ اس معاہدے سے اسرائیل کی دفاعی صنعت کو 40 کروڑ ڈالر حاصل ہوں گے۔

○ بھارت نے کراچی میں گڑبڑ کرنے کے لئے سینکڑوں دہشت گرد بھیج دیئے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں بھارتی دہشت گردوں نے پاکستان میں سینکڑوں افراد کی جانیں لی ہیں۔ بھارت دنیا میں دہشت گردی کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ یہ باتیں اقوام متحدہ کے ایک ذیلی کمیشن کے اجلاس میں پاکستانی مندوب نے تقریر کرتے ہوئے کہیں۔

○ کراچی میں امن قائم کرنے کی کامیاب کوششوں پر پولیس رینجرز اور فوج کو تمغہ امن دیا جائے گا۔

○ کلرکوں کی ہڑتال ساتویں دن بھی جاری رہی۔ پشاور میں مظاہرہ کیا جائے گا۔ 21- اگست کو ملک کے تمام ضلعی مقامات پر احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔

○ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان تیسرا کرکٹ ٹیسٹ میچ 22- اگست سے اوول کے تاریخی میدان میں ہو گا۔ اس وقت تین میچوں کی سیریز میں ایک میچ جیت کر پاکستان کا پلہ بھاری ہے۔

○ ایک اعلیٰ عدالتی شخصیت نے وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی کے بیانات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ جسٹس موصوف کے بیانات کا ریکارڈ مرتب کیا جا رہا ہے۔

○ گوجرانوالہ زون کی کنڈم فیکٹری میں مزاحمت پر نامعلوم ڈاکو چوکیدار کو گولی مار کر ٹرک میں 200 من سکہ لوڈ کر کے فرار ہو گئے اس کی مالیت لاکھوں روپے بتائی جاتی ہے۔ لاہور میں کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کے علاقے میں دو مسلح سائیکل سواروں نے کار سوار کو ہلاک کر دیا۔

○ سابق وفاقی وزیر خواجہ احمد طارق رحیم نے دعویٰ کیا ہے کہ اقتصادیات امن و امان' خارجہ پالیسی پر کئی معاملات میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری حکومت سے خوش نہیں ہیں۔ انہوں نے بالخصوص پنجاب حکومت کو وارننگ دی ہے کہ وہ بدامنی پر قابو پائے۔ مسئلہ کشمیر اور سی ٹی بی ٹی کے معاملات اور امور مملکت پر صدر کا مکمل کنٹرول ہے۔

○ دنیا کے امیر ترین ملکوں کے مقابلے پر ترکی کے وزیر اعظم اربکان نے مسلم بلاک کے قیام کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

○ سلامتی کونسل نے سوڈان پر فضائی پابندیاں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سوڈان صدر حسنی مبارک پر قاتلانہ حملے کرنے والے افراد کو ملک بدر کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

○ محکمہ انسداد رشوت ستانی نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو اور ان کے عزیز جاوید ضیاء کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے کہا ہے کہ پانچ سال تک مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا۔ انہوں نے بھارت کو متنبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کے موقع پر سخت خونریزی ہو گی۔

تلاش گمشدہ

عزیز رضوان احمد محمود عرف مٹھو دار الصدر غربی ربوہ ابن مکرم محمود احمد ظفر صاحب 10- اگست 96ء گھر سے سکول الاحمد کیمبرج ربوہ گیا ابھی تک واپس نہیں آیا اپنی طرف سے ربوہ اور ارد گرد کے علاقہ میں تلاش کے باوجود نہیں ملا۔ احباب جماعت بچے کی بازیابی میں مدد اور دعا کریں۔

رابطہ کیلئے عامر شوز گولبازار ربوہ

ڈنرسیٹ کی تمام ورائٹی اور ڈیزائن موجود ہیں
لُور کراکری اینڈ ڈیکوریشن ہاؤس
نزد رؤف بکڈپو (گلی کے اندر) اقصیٰ چوک ربوہ

سستا علاج
بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت =/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ
ربوہ

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ